افکار" اور "آثار اقبال میں تصوّر ابلیس") اطالوی بہائی مستشرق الساندریو بوسانی کے مقالات کی اُردو شکل ہے۔ باقی پندرہ تحریریں اصلاً انگریزی میں لکھی گئی ہیں۔ یہ تمام تحریریں ۱۹۶۵ء اور ۱۹۸۳ء کے درمیان وقتاً فوقتاً برصغیرِ پاکستان وہند کے معروف مجلّات میں شائع ہوچکی ہیں۔ تمام تحریروں کو موضوعی اعتبار سے تصوّف، مسلمانانِ برصغیر کی فکری تاریخ، مسلم - مسیحی مکالمہ اور مسیحی دینیات کے چار بڑے عنوانات کے تحت تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

مذکورہ بالا تین ترجمہ شدہ تحریروں کے ساتھ "صوفی ازم کا روحانی ایمان"، "اسمائے الٰہی اور انسانِ امروز"، "غلام احمد پرویز: نظریاتی انقلاب بذریعہ قرآن" اور "مغربی پاکستان میں لامذہبی رجحانات" کو تصوّف اور مسلمانان برصغیر کی فکری تاریخ کے تحت پڑھا جاسکتا ہے۔ "مسلمانانِ پاکستان"، "پاکستان میں احیائے اسلام کی جدوجہد"، "پاکستان میں مسلم - مسیحی مکالمہ"، "حالیہ مسلم لٹریچر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا امیج" اور "مذہبی مکالمہ مسلمانوں سے مشکل کیوں ہے؟" ایسی تحریریں ہیں جو بین المذاہب مکالمے کے تحت آتی ہیں اور ان تحریروں سے کیتھولک ذہن کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ "غیر مسیحی مذاہب کے بارے میں ویٹیکن کونسل کا اعلان"، "دینیات رو بہ عمل" اور "گمنام مسیحی" کے زیرِ عنوان جو کچھ لکھا گیا ہے، کیتھولک چرچ اور بیسویں صدی میں اِس کی سوچ کا غمّاز ہے۔ (ادارہ)

Towards Understanding Christianity

جناب عبدالوحید خان نے ۶۲ صفحات کے زیرِ نظر کتابچے میں، خود اُن کے بقول عقلی اور منطقی اعتبار سے مسیحیّت پر غور و فکر کیا ہے، نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور جناب پولوس کی تعلیمات کے درمیان تقابل کرتے ہوئے حقیقت تک رسائی کی کوشش کی ہے۔

کتابچے پر قیمت درج نہیں۔ مؤلف سے ۳۶ - اے، ساؤتھ سنٹرل ایونیو، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی - کراچی سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

قومیائے گئے مسیحی تعلیمی اداروں کی واپسی

سال ڈیڑھ سے پنجاب کے سرکاری اور تعلیمی حلقوں میں یہ مسئلہ زیرِ بحث ہے کہ بھٹو دور (۱۹۷۱ء - ۱۹۷۷ء) میں جو مسیحی تعلیمی ادارے پرائیویٹ انتظامیہ کے تحت چلنے والے دوسرے اداروں کے ساتھ قومیائے گئے تھے، واپس کیے جائیں یا نہیں۔ جناب محمد اسلم رانا نے "عالمِ اسلام اور

عیسائیت" میں شائع شدہ ایک دو تحریریں اور تعلیمی دُنیا میں مسئلے سے پیدا ہونے والے ردِّ عمل پر مبنی اخباری تراشے زیرِ نظر پمفلٹ میں یک جا کیے ہیں۔ (ادارہ)

مراسلت

حسن معزالدین قاضی

لاہور

["عالمِ اسلام اور عیسائیت" بابت ستمبر ۱۹۹۵ء کے اداریے اور نومبر کی اشاعت میں مراسلت کے تحت شائع ہونے والے مکتوب کے ضمن میں جناب حسن معزالدین قاضی نے اپنے طویل مکتوب میں پاکستان ایسوسی ایشن آف انٹر ریلیجس ڈائیلاگ کے بارے میں حسبِ ذیل اطلاع دی ہے۔ مدیر]

مرحوم پاکستان ایسوسی ایشن آف انٹر ریلیجس ڈائیلاگ (انجمن مکالمہ بین المذاہب پاکستان) کی تنظیم کا آغاز مسلمانوں نے ہی کیا تھا۔ اُن "لبرل" مسلمانوں نے جو اسلام، عیسائیت اور دوسرے تمام ادیان کے بارے میں درسِ نظامی سے فارغ مسلمانوں سے زیادہ مشاہدہ اور علم رکھتے ہیں اور ان "لبرل" مسلمانوں کی جنّت میں جانے کی آرزو اتنی ہی قوی ہے [جتنی] اُن اصحاب کی جن کو آپ علمائے دین کہتے ہیں۔---

--- مکرّمی محمد اسلم رانا نے صحیح لکھا ہے کہ مسلم اہلِ علم انجمن مکالمہ کو چھوڑ چکے ہیں۔--- اُنہوں نے یہ بھی صحیح لکھا ہے کہ پاکستان انجمن مکالمہ کے اجلاس ایک راہب خانہ میں ہوتے رہے، مگر غالباً ان کے مشاہدہ میں یہ نہیں آیا کہ پہلے چار سال تک مسلمانوں کی بنائی ہوئی انجمن کی میزبانی مسلمان ہی کرتے رہے، اپنی جیب سے خرچ کرتے رہے، بعد ازاں میزبانی کی درخواست مسیحی اصحاب نے کی جو قبول کر لی گئی۔